سوال

(420) یکسالہ بکری کا بچہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بکری کا ایک سالہ بچہ جو موٹا تازہ ہو، کیا اسے قربانی کے طور پر ذبح کیا جاسکتا ہے، قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کے متعلق ایک مشہور حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ''دوندے کے علاوہ کوئی جانور ذبح نہ کرو، ہاں اگر اس کا ملنا مشکل ہوجائے تو بھیڑ کا کھیرا ذبح کرلو۔'' [1]

عربی زبان میں ''مسنۃ'' اس جانور کو کہتے ہیں جس کے دودھ کے دو دانت گر جائیں اور نیچے سے نئے اُگ آئیں، اس میں عمر کا کوئی اعتبار نہیں، صحت اور علاقے کے لحاظ سے اس کی عمر مختلف ہوسکتی ہے، البتہ جذعہ یکسالہ جانور کو کہا جاتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کے لئے دوندا جانور ہونا چاہیے اگر دودانتہ نہ مل سکے تو یکسالہ بھیڑ کا بچہ قربانی کے طور پر ذبح کیا جاسکتا ہے۔ دوندا جانور نہ ملنے کی دو صورتیں ہیں:

انسان کے پاس رقم موجود ہے لیکن دودانتہ جانور مارکیٹ میں دستیاب نہیں ہوتا۔

مارکیٹ میں دودانتہ جانور دستیاب ہے لیکن انسان کی قوتِ خرید سے باہر ہے۔ ان دو صورتوں میں بھیڑ کا جذعہ یعنی کھیرا ذبح کیا جاسکتا ہے، البتہ بکری کا یکسالہ جانور تو کسی صورت میں جائز نہیں۔ جیسا کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ماموں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے ہی قربانی کرلی تھی، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری بکری صرف گوشت کی بکری ہے۔'' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس بکری کا ایک یکسالہ بچہ ہے؟ آپ نے اسے فرمایا: ''تم اسے ہی ذبح ہی کرلو لیکن تمہارے بعد کسی اور کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔'' [2]

اسی طرح حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ بکریاں تقسیم کے لئے دیں، انہوں نے وہ صحابہ کرام میں بانٹ دیں اور صرف بکری کا ایک سالہ بچہ باقی رہ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے تم خود قربانی کے طور پر ذبح کردو۔'' [3] اسے بھی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی خصوصیت پر محمول کیا جاتا ہے کیونکہ ایک روایت میں ہے: ''تیرے بعد کسی دوسرے کے لئے یہ رخصت نہیں۔'' [4]

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بکری کا کھیرا جانور کسی صورت میں قربانی کے لئے جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

[1] صحيح مسلم، الاضاحی : ١٩٦٣۔

[2] صحيح البخاري، الاضاحی : ٥٥٥٦۔

[3] صحيح البخاري، الاضاحی : ٥٥٥٥۔

[4] سنن البیهقی ص ٧٠، ج ٩۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:368

محدث فتویٰ